جامعہ کے لیل ونہار

رپورٹ: محمد جہانگیر

جامعہ سلفیہ میں تکمیل قراۃ سبعہ کی روح پرور تقریب

جامعہ سلفیہ اسلامی علوم کی تدریس کا ایک عظیم الشان ادارہ ہے۔ جس میں ایک قابل قدر شعبہ قراۃ وتجوید کا بھی ہے جو کئی سال سے بہترین نتائج پیش کر رہا ہے۔ اور ہر سال طلبہ قراۃ سبعہ وعشرۃ کی تکمیل کرتے ہیں۔ اور ایک پروقار تقریب میں ان کا آخری سبق مکمل کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی 29 طلباء نے قراۃ سبعہ کی تکمیل کی اور اسناد حاصل کیں۔ اس ضمن میں ایک روح پرور تقریب بتاریخ 24 اپریل 2012ء بروز منگل جامعہ میں منعقد ہوئی۔ تقریب میں صدر جامعہ حاجی بشیر احمد نائب صدر حاجی محمد ارشد (پاشا والے) مولانا ارشاد الحق اثری' مولانا حافظ محمد شریف (مدیر مرکز تربیہ) ڈاکٹر پروفیسر عبدالرحمٰن محسن (راجووال) قاری محمد ابراہیم میر محمدی' قاری عبدالسلام عزیزی' (لاہور) نے بطور خاص شرکت کی۔

تقریب کا آغاز جامعہ کے طالب علم قاری خبیب الرحمٰن کی تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ وسیم سرور نے قرآن کی فضیلت پر پرترنم آواز میں نظم پیش کی۔ اس کے بعد ڈاکٹر پروفیسر عبیدالرحمٰن محسن نے خطاب کیا۔ انہوں نے طلبہ کو پوری محنت لگن سے پڑھنے کی تلقین کی اور فرمایا کہ اگر آپ میں اہلیت اور صلاحیت ہوگی تو تمام شعبہ ہائے زندگی میں لوگ آپ کو قبول کریں گے۔ اس لیے دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کے لیے بے شمار میدان عمل ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کو بھی اختیار کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً امام مسجد' خطابت' تدریس' سرکاری سکولز یا پرائیویٹ سکولز میں بطور ٹیچر خدمت کالجوں میں بطور لیکچرار' حکمت اور طب کا پیشہ' تصنیف' تالیف' صحافت کا میدان' تحقیقی کام اور مختلف موضوعات پر کتابوں کی تیاری' اعلیٰ تعلیم کے مواقع اور قرآن حکیم اور عربی زبان کی تدریس کے مراکز' ان تمام میدانوں میں کام کرنے کی بڑی گنجائش ہے۔

ان کے بعد ممتاز استاد حافظ محمد شریف حفظہ اللہ نے تدریس کی اہمیت فضیلت اور اس کے طریقہ کار پر مفصل روشنی ڈالی انہوں نے فرمایا کہ یہ ایک مقدس پیشہ ہے اور اس کی ادائیگی کے لیے انسان کو امانت دار ہونا از حد ضروری ہے آپ نے ایک موقعہ پر یہ فریضہ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے وقت

فرمایا تھا۔ کہ ابو عبیدہ امین ھذہ الامۃ اس کے ساتھ مدرس کا متقی پرہیزگار ہونا بھی ازحد ضروری ہے اور وہ حسن عمل سے طلبہ کو بھی متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ تدریس میں حسن نیت کو بڑا دخل ہے۔ اور ایک معلم ربانی عالم ہوتا ہے اور وہ یہ کام پورے خلوص سے ادا کرتا ہے طلبہ کو تفہیم کرانے سے قبل اس کا اپنا فہم درست ہونا چاہیے تاکہ خود سمجھ کر دوسروں کو سمجھا سکے۔ طلبہ سے اسباق کے بارے میں سوال کرے۔ اس کے لیے کلاس میں طلبہ کی تعداد زیادہ نہ ہو۔ اور استاد کا اپنے ادارے کے ساتھ وفادار ہونا بھی بہت ضروری ہے۔

☆☆☆☆

مولانا ارشادالحق اثری نے فرمایا جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ علم کے شناور ہیں۔ ان کے سامنے چند باتیں اشارۃً کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ لکھنے کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگائیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم نازل فرمایا اور اللہ تعالیٰ پاک ہیں اور وہ بھول نہیں سکتے۔ اس کے باوجود قرآن حکیم لوح محفوظ میں موجود ہے۔ اس لیے کہ لکھی بات کی بڑی اہمیت ہے۔ جبکہ ہم انسان قدم قدم پر بھول سکتے ہیں۔ ہمیں لکھنے کا اہتمام زیادہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ قلم اور قرطاس کا تعلق قیامت تک ہے۔ گفتگو ختم ہو جاتی ہے جبکہ لکھا ہوا ہمیشہ محفوظ رہتا ہے

اس کے بعد ان تمام طلبہ نے جنہوں نے قراۃ سبعہ وعشرۃ مکمل کی اپنا سبق استاد القراء قاری محمد ابراہیم میر محمدی کو سنایا۔ جس پر انہوں نے ان طلبہ کو خراج تحسین پیش کیا اور نصیحت فرمائی کہ وہ اس علم کی قدر کریں۔ اور اس کا حق ادا کریں۔ اپنا عمل و کردار اچھا رکھیں عاجزی انکساری کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ ایک مفتی کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ قراۃ سے واقف ہو۔

قاری محمد ابراہیم نے اپنے مخصوص انداز اور خوبصورت لحن کے ساتھ تلاوت کی جبکہ قاری عبدالسلام عزیزی نے تو سماں باندھ دیا۔ اور بہت عمدہ تلاوت کی۔

جبکہ آخر میں حافظ مسعود عالم نے دعا فرمائی۔ تمام طلبہ کو اسناد کے ساتھ قاری محمد ایوب صاحب کی عنایت کردہ کتب تحفے میں دی تھیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث بلتستان کے نمائندہ وفد کی جامعہ سلفیہ آمد

16 اپریل 2012ء بروز سوموار مرکزی جمعیت اہل حدیث بلتستان کے ایک نمائندہ وفد نے فضیلۃ الشیخ مولانا ابراہیم خلیل الفضلی حفظہ اللہ مکتبہ الدعوہ اسلام آباد کی قیادت میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں قدم رنجہ فرمایا جو کہ مولانا عبدالواحد صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث بلتستان اور ڈاکٹر مولانا محمد

علی جوہر مدیر دار العلوم سکردو اور ان کے رفقاء پر مشتمل تھا۔

شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی' مولانا محمد یونس بٹ' مفتی عبدالحنان زاہد اور مولانا نجیب اللہ طارق نے وفد کو جامعہ آمد پر خوش آمدید کہا۔ اور ان سے جماعتی نظم ونسق' مسلکی ترویج واشاعت اور علاقائی صورتحال کے باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو کی۔

بعد نماز ظہر وفد کے نمائندہ ارکان نے اساتذہ وطلبہ جامعہ سے خطاب فرمایا۔

مولانا ابراهیم خلیل الفضلی:۔ مولانا ابراہیم خلیل الفضلی نے خطاب کرتے ہوئے اپنے زمانہ طالب علمی کا تذکرہ کیا اور اپنے اساتذہ کے انداز تدریس اور طلبہ کے حصول علم کے شوق کو بیان کرتے ہوئے خود اپنے متعلق فرمایا کہ میں جب پڑھنے کے لیے آیا تھا تو فارغ ہو کر 9 سال بعد اپنے گھر واپس گیا تھا۔ انہوں نے طلبہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر آپ علم کا حصول اور اس میں رسوخ چاہتے ہیں تو پھر کلاس میں حاضری' مذاکرہ اور مطالعہ کو لازمی قرار دے لیں۔

مولانا عبدالواحد صاحب:۔ نے خطاب کرتے ہوئے جامعہ سلفیہ کی تعمیر وترقی پر مسرت کا اظہار فرمایا اور ادارے کے ذمہ داران کی کاوشوں کو سراہا۔ نیز انہوں نے بلتستان میں مسلک اہلحدیث کی اشاعت کے متعلق اپنے تجربات سے آگاہ فرمایا اور جماعتی نظم کے فوائد پر گفتگو کی۔

مولانا محمد علی جوهر:۔ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج میں 35 سال بعد اس جامعہ میں دوبارہ حاضر ہوا ہوں اس سے پہلے جامعہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آیا تھا اور اپنا مروجہ تعلیمی نصاب مکمل کرنے کے بعد واپس گیا تھا۔ اب 35 سال کے بعد جامعہ کو دوبارہ دیکھا ہے تو دل باغ باغ ہو گیا ہے کہ اب جامعہ سلفیہ تو سارے کا سارا تبدیل ہو چکا ہے۔ نیز انہوں نے بلتستان میں مسلکی تعلیمی اداروں کی تفصیلات بتائیں اور ان میں جاری تعلیم کے اثرات پر روشنی ڈالی انہوں نے بھی طلبہ کو محنت اور لگن سے پڑھنے کی نصیحت فرمائی۔

مولانا نجیب الله طارق:۔ نے جامعہ کی انتظامیہ' اساتذہ اور طلبہ کی طرف سے اراکین وفد کا شکریہ ادا کیا کہ وہ جامعہ میں تشریف لائے اور اپنے قیمتی پند ونصائح سے نوازا۔ آخر میں شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی صاحب نے دعا فرمائی۔ بعد ازاں وفد کے اعزاز میں پُرتکلف ظہرانہ دیا گیا۔

اس موقعہ پر پرنسپل جامعہ جناب چودھری محمد یٰسین ظفر صاحب اپنے مصر کے دورہ کی وجہ سے شریک تقریب نہ ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت واپس لائے اور ان کا سفر مبارک فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆